فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۳۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: دوزخ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا اتفاقی واجماعی عقیدہ ہے کہ جہنم کی تخلیق ہو چکی ہے، اس کی حقیقت ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے، اس پر بے شمار قرآنی آیات، متواتر احادیث اور اجماع اُمت دلیل ہیں، اس کا انکار کفر ہے۔ جہنم اللہ تعالیٰ کے غضب کا اظہار ہے۔

جہنم کو کبھی فنا نہیں، کافر ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے، جو صحیح العقیدہ مسلمان برے اعمال کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے، انہیں سزا پوری ہونے کے بعد نکال لیا جائے گا اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

جہنم کی باگیں ہیں، جنہیں فرشتوں نے تھاما ہوا ہے، جہنم میں مختلف عذاب ہوں گے، اس کے بھی درجات ہیں، جس کا جرم جتنا بڑا ہوگا، وہ اتنے سخت عذاب کا شکار ہوگا۔

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَتْ فِرَقُ الْأُمَّةِ كُلُّهَا عَلٰى أَنَّهٗ لَا فَنَاءَ لِلْجَنَّةِ وَلَا لِنَعِيمِهَا وَلَا لِلنَّارِ وَلَا لِعَذَابِهَا .

''امت کے تمام فرقوں کا اجماع ہے کہ نہ جنت کو فنا ہے اور اس کی نعمتوں کو، اسی طرح نہ جہنم کو فنا ہے اور نہ اس کے عذاب کو۔''

(الفَصْل في المِلَل : 4/69)

۞ مفسر ابن عطیہ رحمہ اللہ (۵۴۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِجْمَاعُ عَلَى التَّخْلِيدِ الْأَبَدِيِّ فِي الْكُفَّارِ .

''اس پر اجماع ہے کہ کفار جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔''

(تفسير ابن عطية : 346/2)

۞ امام محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ (۳۶۰ھ) فرماتے ہیں:

اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ الْقُرْآنَ شَاهِدٌ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَخَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا، وَلِلنَّارِ أَهْلًا، قَبْلَ أَنْ يُخْرِجَهُمْ إِلَى الدُّنْيَا، لَا يَخْتَلِفُ فِي هٰذَا مَنْ شَمِلَهُ الْإِسْلَامُ، وَذَاقَ حَلَاوَةَ طَعْمِ الْإِيمَانِ، دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ، فَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِهٰذَا .

''اللہ ہم سب پر رحم کرے! جان لیں کہ قرآن کی واضح گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے ہی پیدا کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دنیا میں بھیجنے سے پہلے ہی جنت اور جہنم کے لیے لوگ مختص کر دیے۔ اس عقیدہ میں ایسا کوئی شخص اختلاف نہیں کرتا، جو دین اسلام کے دائرہ میں داخل ہے اور جس نے ایمان کی حلاوت پا لی ہے۔ اس پر قرآن وسنت دلالت کناں ہیں۔ اسے جھٹلانے والوں سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔''

(كتاب الشّريعة، ص 387)

۞ امام اسماعیل بن عبد الرحمٰن صابونی رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

يَشْهَدُ أَهْلُ السُّنَّةِ أَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مَخْلُوقَتَانِ، وَأَنَّهُمَا بِاقِيَتَانِ لَا تَفْنِيَانِ أَبَدًا، وَأَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا أَبَدًا، وَكَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا خُلِقُوا لَهَا، لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا أَبَدًا .

''اہل سنت گواہی دیتے ہیں کہ جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں، یہ باقی رہنے والی ہیں، کبھی فنا نہ ہوں گی۔ جنتی لوگ جنت سے کبھی نہیں نکالے جائیں گے، اسی طرح وہ جہنمی لوگ، جو پیدا ہی جہنم کے لیے ہوئے ہیں، ان کو بھی کبھی جہنم سے نہیں نکالا جائے گا۔''

(عقيدة السّلف أصحابِ الحديث، ص 364)

۞ علامہ ابوحیان اندلسی رحمہ اللہ (۷۴۵ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ مَذْهَبَ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مَخْلُوقَتَانِ عَلَى الْحَقِيقَةِ، وَذَهَبَ كَثِيرٌ مِّنَ الْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ وَالنَّجَاوِمِيَّةِ إِلٰى أَنَّهُمَا لَمْ يُخْلَقَا بَعْدُ، وَأَنَّهُمَا سَيُخْلَقَانِ .

''اہل سنت کا مذہب ہے کہ جنت اور جہنم حقیقت میں پیدا ہو چکی ہیں۔ معتزلہ، جہمیہ اور نجاومیہ میں سے اکثر کا مذہب ہے کہ جنت اور جہنم ابھی تک پیدا نہیں ہوئیں، بلکہ عنقریب (روز قیامت) پیدا ہوں گی۔''

(البحر المُحيط :176/1)

۞ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

''اہل سنت کا اتفاق ہے کہ جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں اور اس وقت موجود

ہیں، اہل سنت ہمیشہ سے اسی عقیدہ پر قائم رہے ہیں۔ یہاں تک کہ معتزلہ اور قدریہ کا ایک فرقہ نمودار ہوا، اس نے اس کا انکار کر دیا، کہنے لگے: (جنت اور جہنم ابھی پیدا نہیں ہوئیں) بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن پیدا کرے گا۔ انہوں نے یہ بات اپنی اس فاسد دلیل کی بنیاد پر کہی کہ جس دلیل کی بنیاد پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے افعال کے لیے اپنی شریعت وضع کر دی۔ کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا کرنا چاہیے اور اللہ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے افعال پر قیاس کیا، یوں وہ افعال میں مشبہہ قرار پائے۔ ان میں جہمیت داخل ہوئی، تو مشبہہ کے ساتھ ساتھ وہ معطلہ بھی بن گئے۔ انہوں نے کہا: استعمال سے پہلے سے جنت کو پیدا کرنا عبث ہے، کیونکہ اس سے جنت لمبے عرصے تک خالی رہے گی، یوں انہوں نے ایسی بہت سے نصوص کو ٹھکرا دیا، جو ان کی اللہ تعالیٰ کے لیے وضع کردہ شریعت کے مخالف ہوں، بہت سے نصوص کے معانی ومطالب کو بدل دیا اور جس نے ان کی وضع کردہ شریعت کی مخالفت کی، انہیں گمراہ اور بدعتی قرار دیا۔'' (شرح العقيدة الطّحاوية، ص 420)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْجَنَّةِ : أَنْتِ رَحْمَتِي، وَقَالَ لِلنَّارِ : أَنْتِ عَذَابِي .

''اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا: تو میری رحمت ہے اور جہنم سے کہا: تو میرا عذاب ہے۔''

(صحيح البخاري : 7449، صحيح مسلم : 2846)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰی رَبِّهَا فَقَالَتْ : رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ

لَهَا بِنَفَسَيْنِ؛ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ.

''جہنم نے رب سے شکایت کی: میرے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے، مجھے دو سانس لینے کی اجازت عطا فرما! ایک سانس سردیوں میں اور دوسرا گرمیوں میں۔ (نبی کریم ﷺ نے فرمایا:) لہٰذا گرمی یا سردی کی جتنی شدت آپ محسوس کرتے ہیں، (وہ جہنم کے سانس لینے سے ہے)۔''

(صحيح البخاري: 3260، صحيح مسلم: 617)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ: انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، قَالَ: فَجَاءَ هَا وَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ، قَالَ: اذْهَبْ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ

: ارْجِعْ إِلَيْهَا، فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ : وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا .

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کی تخلیق کی، تو جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: جنت کا نظارہ کیجیے کہ میں نے اس میں اہل جنت کے لیے کیا کیا تیار کیا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام گئے اور جنت کے نظارے کیے اور اس میں تیار نعمتوں کو دیکھا، واپس آئے اور عرض کیا: (اے رب!) تیری عزت کی قسم! جو بھی اس جنت کے بارے میں سن لے گا، وہ اس میں ضرور داخل ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جنت کو مشقتوں کی باڑ لگا دی جائے۔ پھر (جبریل سے) فرمایا: اب جائیے اور جنت کی نعمتوں کا مشاہدہ کیجیے۔ تو جبریل علیہ السلام جنت کی طرف لوٹے، دیکھا کہ وہ مشقتوں میں گھری ہوئی ہے، واپس آئے اور عرض کیا: (رب!) تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب جہنم کی طرف جائیے اور اس کے مناظر دیکھئے۔ (وہ اتنی ہولناک تھی کہ) اس کا ایک حصہ دوسرے پر چڑھا ہوا تھا۔ جبریل علیہ السلام واپس آئے اور عرض گزار ہوئے: (میرے رب!) تیری عزت کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ جو اس کے بارے میں سن لے، وہ اس میں داخل ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جہنم کو شہوتوں کی باڑ لگا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب جا کر دیکھئے، جبریل علیہ السلام گئے (اور دیکھا) پھر عرض کیا: (میرے رب!) تیری عزت کی قسم! مجھے خدشہ ہے کہ اس سے کوئی بھی نہیں بچ پائے گا۔''

(سنن أبي داود : 4744، سنن النّسائي : 3763، سنن التّرمذي : 2560، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۷۳۹۴) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۷۱) نے امام مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ نے اہل دوزخ کے بارے میں فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ﴾(البقرة : ۱۶۱۔۱۶۲)

''جنہوں نے کفر کیا اور انہیں کفر پر ہی موت آئے، ان پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ یہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں ڈھیل ملے گی۔''

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

أَيْ لَا يَنْقُصُ عَمَّا هُمْ فِيهِ ﴿وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ﴾ أَيْ لَا يُغَيَّرُ عَنْهُمْ سَاعَةً وَاحِدَةً، وَلَا يُفَتَّرُ، بَلْ هُوَ مُتَوَاصِلٌ دَائِمٌ.

''مطلب یہ ہے کہ ان کے عذاب میں کمی واقع نہیں ہوگی۔ لمحہ بھر کے لیے بھی ان سے عذاب دور نہیں ہوگا، بلکہ وہ مسلسل اور ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہیں گے۔''

(تفسیر ابن کثیر :473/1)

علامہ ابوسعود رحمہ اللہ (۹۸۲ھ) ''خلدین'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قَدِ انْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلٰى أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ الدَّوَامُ.

''اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ ''خالدین'' سے مراد دوام اور ہمیشگی ہے۔''

(تفسير أبي السّعود :94/1)

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ﴾(الزُّخرُف : ٧٤)

''مجرم ہمیشہ عذاب جہنم میں مبتلا رہیں گے۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا﴾

(فاطر : ٣٦)

''انہیں نہ موت آئے گی اور نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ﴾(المائدة : ٣٧)

''وہ جہنم سے نکلنا چاہیں گے، لیکن کبھی نکل نہیں پائیں گے، بلکہ ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔''

❁ مزید فرمایا:

﴿خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا﴾(النّساء : ١٦٨، الأحزاب : ٦٥، الجنّ : ٢٣)

''وہ دوزخ میں ہمیشہ سے ہمیشہ رہیں گے۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾(الفرقان : ٦٥)

''جہنم کا عذاب دائمی ہوگا۔''

❁ اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کے متعلق فرمایا:

﴿لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا﴾(النّبأ : ٢٣)

''وہ جہنم میں بے انتہا عرصہ پڑے رہیں گے۔''

یہ آیت کریمہ دلیل ہے کہ کفار جہنم میں ہمیشہ سے ہمیشہ رہیں گے۔ یہ مدت لامتناہی ہوگی۔ جیسے آخرت کی مدتیں ختم نہیں ہوں گی، اسی طرح ان کا عذاب بھی ختم نہیں ہوگا، انہیں کبھی بھی جہنم سے نہیں نکالا جائے گا۔ ایک عذاب منقطع ہوگا، تو دوسرے میں مبتلا ہو جائیں گے۔ یوں ابدالاباد تک جہنم میں رہیں گے۔

❁ اہل جہنم کے متعلق ہی فرمایا:

﴿خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ﴾

(هود : ١٠٧)

''وہ دائمی جہنم میں رہیں گے، مگر جو تیرا رب چاہے۔''

اس آیت کی کئی تفاسیر کی گئی ہیں۔

① ''مادامت السماوات والارض'' سے مراد آخرت کے زمین و آسمان ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾(إبراهيم : ٤٨)

''جس دن زمین و آسمان کو بدل دیا جائے گا۔''

آخرت کے زمین و آسمان کو دوام ہے، اسی طرح کفار کے عذاب کو بھی دوام ہے۔

② ''مادامت السماوات والارض'' محاورہ ہے، جو دوام کے لیے بولا جاتا ہے۔

﴿إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ﴾ ''مگر جو تیرا رب چاہے۔'' میں اہل توحید کی استثنا ہوئی ہے، مطلب کہ گناہ گار اہل توحید کو اللہ تعالیٰ ایک وقت تک جہنم میں رکھے گا، پھر جب چاہے گا انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دے گا، یوں وہ ابدی سعادت مندی پا لیں گے۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔ امام طبری رحمہ اللہ اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس قول کو درست قرار دیا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلنَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ﴾(الأنعام: ١٣٨)

''جہنم تمہارا ٹھکانہ ہے، تم ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہو گے، مگر جتنی مدت اللہ چاہے گا۔''

اس مدت سے مراد قبروں سے اٹھ کھڑا ہونے سے لے کر جہنم رسید ہونے تک کا عرصہ ہے۔ امام طبری رحمہ اللہ کی یہ تفسیر ہے۔

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا، فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ.

''جو جہنمی ہوں گے، وہ جہنم میں نہ مریں گے، نہ جئیں گے۔''

(صحيح مسلم: 185)

❁ اس کی شرح میں حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

''حدیث کا ظاہری معنی یہ ہے کہ کفار دوزخ میں جلیں گے، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے مستحق ہیں، انہیں موت نہیں آئے گی، نہ وہ پرسکون زندگی جئیں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا﴾(فاطر: ٣٦) ''انہیں موت آئے گی، نہ عذاب

میں تخفیف ہوگی۔''اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ لَا یَمُوتُ فِیهَا وَلَا یَحْیٰی﴾(الأعلیٰ : ١٣)''جہنم میں نہ اسے موت آئے گی اور نہ ہی وہ پرسکون زندگی جی سکے گا۔''اہل حق کا یہ مذہب ہے کہ بہشت کی نعمتیں دائمی ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنے والے کفار کا عذاب بھی دائمی ہے۔''

(شرح مسلم : 38/3)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ یَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَیْنَهُمْ : یَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ، وَیَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، خُلُودٌ.

''اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں داخل ہو جائیں گے، پھر منادی ہوگی: اہل دوزخ اور اہل جنت! اب موت نہیں، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان میں رہو گے۔''

(صحیح البخاري : 6544، صحیح مسلم : 2850)

جہنم کو کبھی فنا نہیں، اس عنوان پر اہل علم نے قلم اٹھایا ہے، اس کے ثبوت پر قرآن وسنت کی نصوص پیش کی ہیں اور فنائے نار کے موقف کا سقم واضح کیا ہے، کتب ملاحظہ ہوں!

١۔ اَلْاِعْتِبَارُ بِبَقَاءِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ لِأَبِي الْحَسَنِ السُّبْکِيِّ

٢۔ رَفْعُ الْأَسْتَارِ لِإِبْطَالِ أَدِلَّةِ الْقَائِلِینَ بِفَنَاءِ النَّارِ لِلصَّنْعَانِيِّ

٣۔ کَشْفُ الْأَسْتَارِ فِي إِبْطَالِ قَوْلِ مَنْ قَالَ بِفَنَاءِ النَّارِ لِلشَّوْکَانِيِّ

سوال: کیا جہنم میں عورتوں کی کثرت ہوگی؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم میں عورتوں کی کثرت دیکھی۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ .

''(نماز کے دوران) میں نے جنت کو دیکھا، اس میں پھلوں کے گچھے دیکھے، اگر میں ایک گچھا پکڑ لیتا، تو آپ اسے دنیا کی بقا تک کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا) جہنم کو بھی دیکھا، ایسا خوفناک منظر پہلے کبھی نہیں دیکھا، اس میں اکثریت عورتوں کی تھی۔''

(صحيح البخاري : 1052 ، صحيح مسلم : 907)

دوسری احادیث میں اس کی وجہ یہ بیان ہوئی ہے کہ عورتیں لعن طعن بکثرت کرتی ہیں اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہیں۔

سوال: جہنم کی آگ اور دنیا کی آگ میں کیا تناسب ہے؟

جواب: دنیا کی آگ، جو ہر چیز کو جلانے کی طاقت رکھتی ہے، یہ جہنم کی آگ کے مقابلہ میں ستر درجے کم تر ہے، بھلا جہنم کی آگ کتنی سخت ہوگی! اللہ پناہ عطا فرمائے، آمین!

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ : فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا .

''تمہاری (دنیا والی) آگ، جہنم کی آگ کے ستر (۷۰) اجزا میں سے ایک

جزو ہے۔عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! (عذاب کے لیے) تو یہی (دنیا والی آگ) ہی کافی تھی! فرمایا: جہنم کی آگ کو دنیا کی آگ پر اُنہتر (٦٩) حصے فضیلت دی گئی ہے، ہر حصے کی شدت دنیا کی آگ کے برابر ہے۔''

(صحيح البخاري: 3265، صحيح مسلم: 2843)

سوال: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب کیا ہے؟

جواب: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب یہ ہوگا کہ آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے، جس سے دماغ ایسے کھولے گا، جیسے آگ پر ہنڈیا کھولتی ہے۔

❁ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلٰى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ.

''قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا جہنمی وہ ہوگا، جس کے پاؤں کے نیچے دو انگارے رکھے جائیں گے، جن سے اس کا دماغ ایسے کھول رہا ہوگا، جیسے ہنڈیا اور تانبے کی کیتلی جوش مارتی ہے۔''

(صحيح البخاري: 6562، صحيح مسلم: 213)

❁ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ.

''جہنمیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا۔ وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوں گے، جن کی وجہ سے اُن کا دماغ کھول رہا ہوگا۔''

(صحیح مسلم : 212)

(سوال): جہنم کی گہرائی کتنی ہے؟

(جواب): جہنم کی گہرائی کا حقیقی علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، البتہ اگر اس میں ایک بڑا پتھر پھینکا جائے، تو اسے تہہ تک پہنچنے میں ستر سال لگ جائیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ قَالَ : قُلْنَا : اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ : هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا، فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ، حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا .

''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (بیٹھے) تھے کہ اچانک کسی (بڑی) چیز کے گرنے کی آواز سنائی دی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جانتے ہیں کہ یہ آواز کس چیز کی تھی؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ پتھر کی آواز تھی، جسے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا، جو جہنم کے پیندے تک ابھی پہنچا ہے۔''

(صحیح مسلم : 2844)

(سوال): جہنمی کی جسامت کتنی ہوگی؟

(جواب): جہنمیوں کی جسامت کو بڑھا دیا جائے گا، تا کہ انہیں زیادہ سے زیادہ عذاب محسوس ہو۔ جہنمی آدمی کی ایک داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہو جائے گی۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ضِرْسُ الْكَافِرِ، أَوْ نَابُ الْكَافِرِ، مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ.

''کافر کی ایک داڑھ یا (فرمایا:) کافر کی ایک کچلی والا دانت اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کی جلد کی موٹائی تین دن چلنے کی مسافت کے برابر ہوگی۔''

(صحیح مسلم: 2851)

سوال: کیا روز قیامت موت کو مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا؟

جواب: اللہ تعالیٰ روز قیامت موت کو مینڈھے کی شکل دے گا اور اسے ذبح کر دیا جائے گا اور حکم ہوگا کہ اب جہنمی ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے، ان پر موت طاری نہ ہو گا، ہمیشہ عذاب چکھتے رہیں گے اور جنتی ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے، ان کو کبھی موت نہیں آئے گی، سدا جنت کی نعمتوں میں رہیں گے۔

❀ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ ...... فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ...... فَيُقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا؟ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هٰذَا الْمَوْتُ، قَالَ: وَيُقَالُ: يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا؟ قَالَ: فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هٰذَا الْمَوْتُ، قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ، قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ، قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَّهُمْ

لَا يُؤْمِنُونَ﴾(مریم : ۳۹) وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا .

''روز قیامت موت کو ایسے لایا جائے گا، جیسے سفید و سیاہ رنگ کا مینڈھا ہو۔ ......اسے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے گا۔......کہا جائے گا: اہل جنت! کیا آپ اسے پہچانتے ہیں؟ تو وہ جھانک کر دیکھیں گے اور کہیں گے: ہاں، یہ موت ہے۔ پھر (اہل دوزخ سے) کہا جائے گا: اے جہنمیو! اسے پہچانتے ہو! تو وہ جھانک کر دیکھیں گے اور کہیں گے: ہاں، یہ موت ہے۔ پھر حکم ہوگا اور مینڈھے کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: اہل جنت! تم (جنت میں) ہمیشہ رہو گے، اب کوئی موت نہیں۔ اے جہنمیو! تمہارے لیے بھی (جہنم میں) ہمیشگی ہے، اب کوئی موت نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ کیا: ﴿وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾(مریم : ۳۹) ''(اے نبی!) انہیں حسرت والے دن سے ڈرا دیں، جب کام انجام کو پہنچا دیا جائے گا، جبکہ یہ لوگ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔''

سوال: کیا جہنم اللہ تعالیٰ سے کلام کرتی ہے؟

جواب: جہنم اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے کلام کرتی ہے، احادیث میں جنت اور جہنم کے مکالمے کا ذکر ہے، جنت اور جہنم میں قوت کلام اور قوت سماعت ہے، ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی کیفیت اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ : أَنْتِ رَحْمَتِي ، وَقَالَ لِلنَّارِ : أَنْتِ عَذَابِي .

”اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا: تو میری رحمت ہے اور جہنم سے کہا: تو میرا عذاب ہے۔“

(صحيح البخاري : 7449، صحيح مسلم : 2846)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ : رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ؛ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ .

”جہنم نے رب سے شکایت کی: میرے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے، مجھے دو سانس لینے کی اجازت عطا فرما! ایک سانس سردیوں میں اور دوسرا گرمیوں میں۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) لہٰذا گرمی یا سردی کی جتنی شدت آپ محسوس کرتے ہیں، (وہ جہنم کے سانس لینے سے ہے)۔“

(صحيح البخاري : 3260، صحيح مسلم : 617)

حدیث میں جنت اور جہنم کے مکالمے اور حجت بازی کا بھی ذکر ہے۔

(صحيح البخاري : 4850، صحيح مسلم : 2846، عن أبي هريرة)

سوال: کیا اللہ کے علاوہ کسی چیز کے انکار سے ارتداد لازم آتا ہے؟

جواب: جی ہاں، ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا انکار بھی کفر و ارتداد ہے۔

سوال: جو شخص کلی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بشر ہونے کا انکار کرے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیگر انبیا کی طرح بشر تھے، اس پر تمام اہل علم کا اجماع ہے، کئی قرآنی آیات اور متواتر احادیث اس پر دلالت کناں ہیں، نیز کئی آثار صحابہ بھی شاہد ہیں۔ اہل علم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کے منکر کو کافر کہا ہے، ملاحظہ ہو؛

❁ علامہ شیخی زادہ حنفی (۱۰۷۸ھ) لکھتے ہیں:

مَنْ قَالَ : لَا أَدْرِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِنْسِيًّا أَوْ جِنِّيًّا يَكْفُرُ .

''جو کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ انسان تھے یا جن، وہ کافر ہوجائے گا۔''

(مَجمع الأنهر :692/1)

❁ علامہ طحطاوی رحمہ اللہ (۱۲۳۱ھ) لکھتے ہیں:

يُشْتَرَطُ لِصِحَّةِ الْإِيْمَانِ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْرِفَةُ اسْمِهٖ إِذْ لَا تَتِمُّ الْمَعْرِفَةُ إِلَّا بِهٖ وَكَوْنِهٖ بَشَرًا مِّنَ الْعَرَبِ وَكَوْنِهٖ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ اتِّفَاقًا لِّوُرُودِ ذٰلِكَ الْقَوَاطِعِ الْمُتَوَاتِرَةِ .

''متواتر اور قطعی نصوص کی بنا پر صحت ایمان کے لئے شرط ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اسم گرامی کا علم ہو، کیونکہ نام کے بغیر معرفت ہوتی ہی نہیں۔ نیز یہ جاننا بھی شرط ہے کہ آپ ﷺ بشر ہیں، آپ کا تعلق عرب سے ہے اور آپ بالاتفاق خاتم النبیین ہیں۔''

(حاشية الطّحطاوي، ص11)

❁ علامہ آلوسی حنفی (۱۲۷۰ھ) نقل کرتے ہیں:

إِنْ قُلْتَ : هَلِ الْعِلْمُ بِكَوْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرًا، وَمِنَ الْعَرَبِ، شَرْطٌ فِي صِحَّةِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ : أَوْ هُوَ مِنْ فَرْضِ الْكِفَايَةِ؟ أَجَابَ الشَّيْخُ وَلِيُّ الدِّينِ الْعِرَاقِيُّ بِأَنَّهٗ شَرْطٌ فِي

صِحَّةِ الْإِيمَانِ، قَالَ : لَوْ قَالَ شَخْصٌ : أُؤْمِنُ بِرِسَالَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جَمِيعِ الْخَلْقِ، وَلٰكِنِّي لَا أَدْرِي هَلْ هُوَ مِنَ الْبَشَرِ أَوِ الْمَلَائِكَةِ، أَوْ مِنَ الْجِنِّ، أَوْ لَا أَدْرِي أَهُوَ مِنَ الْعَرَبِ أَوِ الْعَجَمِ؟ فَلَا شَكَّ فِي كُفْرِهٖ، لِتَكْذِيبِهٖ لِلْقُرْآنِ وَجَحْدِهٖ مَا تَلَقَّتْهُ قُرُونُ الْإِسْلَامِ خَلَفًا عَنْ سَلَفٍ، وَصَارَ مَعْلُومًا بِالضَّرُورَةِ عِنْدَ الْخَاصِّ وَالْعَامِّ، وَلَا أَعْلَمُ فِي ذٰلِكَ خِلَافًا، فَلَوْ كَانَ غَبِيًّا لَّا يَعْرِفُ ذٰلِكَ وَجَبَ تَعْلِيمُهٗ إِيَّاهُ، فَإِنْ جَحَدَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ حَكَمْنَا بِكُفْرِهٖ .

''اگر آپ کہیں کہ کیا اس بات کا جاننا کہ آپ ﷺ بشر تھے اور آپ ﷺ کا تعلق عرب سے ہے، صحت ایمان کے لیے شرط ہے یا فرض کفایہ ہے؟ تو شیخ ولی الدین عراقی رحمہ اللہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ صحت ایمان کے لیے شرط ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ محمد ﷺ تمام مخلوقات کے لیے رسول بن کر آئے ہیں، لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ آپ بشر تھے، فرشتہ تھے یا جن تھے؟ یا یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ کا تعلق عرب سے ہے یا عجم سے؟ تو اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں رہا، کیونکہ اس نے قرآنِ مجید کی تکذیب کی ہے اور ایسی چیز کا انکار کیا ہے، جو بعد والے اپنے اسلاف سے سیکھتے چلے آئے ہیں۔ یہ بات تو خاص و عام کے نزدیک یقینی طور پر معلوم ہو چکی ہے۔ مجھے اس کے بارے میں اختلاف کا کوئی علم نہیں۔ اگر کوئی

غبی شخص ایسا کہے، تو اس کو اس بات (آپ ﷺ کی بشریت اور عربی ہونے) کی تعلیم دینا واجب ہے اور اگر اس نے پھر بھی انکار کر دیا، تو ہم اس پر کافر ہونے کا حکم لگائیں گے۔''

(روح المَعاني : 113/4، المَواهب اللُّدّنية لأحمد القسطلاني : 154/3)

❀ فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے:

لَوْ قَالَ : لَا أَدْرِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِنْسِيًّا أَوْ جِنِّيًّا يَكْفُرُ .

''اگر کوئی شخص کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ انسان تھے یا جن، تو وہ کافر ہو جائے گا۔''

(الفتاوى التّاتارخانية : 480/5)

❀ پانچ سو فقہائے احناف کا فتویٰ ہے:

مَنْ قَالَ : لَا أَدْرِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِنْسِيًّا أَوْ جِنِّيًّا يَكْفُرُ .

''جو کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ انسان تھے یا جن، وہ کافر ہو جائے گا۔''

(فتاویٰ عالمگیری : 263/2)

فقہائے احناف یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو بشر تسلیم کرنا اور ماننا ایمان کی سلامتی کی ضمانت ہے۔